

133329 - انیمیا المنجلية (Sickle cell anemia) مرض کے شکار کی شادی کا حکم

سوال

اسلام میں انیمیا المنجلية جیسی بیماری کے شکار مرد و عورت کی شادی کا کیا حکم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

انیمیا المنجلية یہ ایک قسم کی وراثی بیماری ہے جو خون کے سرخ سیل میں تبدیلی سے پیدا ہوتی ہے اور خون کے سرخ سیل ہلالی شکل میں ہو جاتے ہیں، جو آکسیجن کی کمی سے ہوتی ہے۔

اس کی علامات یہ ہیں:

- سرخ خونی خالیا کی عمر کم ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں خون کی مستقل کمی کا شکار ہو جاتا ہے، اور اس طرح نشو و نما میں نقص پیدا ہوتا ہے، اور نشاطات کی قدرت و استطاعت نہیں رہتی۔
- جوڑوں اور ہڈیوں میں شدید درد رہتا ہے، اور بعض اوقات تو دماغ اور پھیپھڑوں کو ملنے والی خونی خوراک بھی بند ہو جاتی ہے۔
- ہڈیوں کھائی جاتی ہیں، اور خاص کر گھٹنوں کی چکنی ہڈی، اور بعض اوقات تلی بڑی ہو جاتی ہے جس کی بنا پر وہ اپنا کام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔
- یہ بیماری اپنے ساتھ خونی خالیا کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار کر دیتی ہے، اور یہ غالباً جلن کی بنا پر ہوتی ہے، اور کافی حد تک آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں، اور ہیموگلوبین میں شدید کمی واقع ہو جاتی ہے، جو خون لگانے تک جا پہنچتی ہے۔
- اس بیماری کے میں مبتلا وہ شخص جس پر یہ علامات ظاہر نہ ہوں اس کا صحیح و تندرست شخص سے شادی کرنا جائز ہے اور اولاد بھی پیدا کر سکتا ہے۔

لیکن اس بیماری میں مبتلا شخص کا کسی صحیح شخص سے شادی کرنا خطرناک ہے، کیونکہ اس کے بچوں کو بھی

یہ بیماری لاحق ہو سکتی ہے۔

مزید آپ درج ذیل لنک کی سرچ کریں:

<https://bit.ly/3AWyX1U>

دوم:

بلاشك و شبه نكاح كے مقاصد ميں نيك و صالح اولاد پيدا كرنا اور امت محمدية ميں اضافہ كرنا شامل ہے، جيسا كہ حديث ميں بهی وارد ہے:

معقل بن يسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان كرتے ہيں كہ:

"ايك شخص رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آیا اور عرض كيا:

مجھے ايك حسب و نسب اور خوبصورت عورت ملی ہے ليكن وہ بچے پيدا نہيں كر سكتی، كيا ميں اس سے شادی كر لوں؟

نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمایا: نہ كرو۔

پھر وہ شخص دوبارہ آیا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے منع كر ديا، اور پھر جب تيسری بار آیا تو نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمایا:

"تم ایسی عورت سے شادی كرو جو زيادہ محبت كرنے والی ہو، اور زيادہ بچے جننے والی ہو، كيونكہ ميں تمہارے ساتھ امتوں ميں كثرت چاہتا ہوں"

سنن ابو داود حديث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حديث نمبر (1784) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے۔

اور اس كی تكميل یہ ہے كہ یہ اسی صورت ميں ہو سكتا ہے جب ایسی اولاد پيدا كی جائے تو صحيح و تندرست ہو اور شرعی امور سرانجام دے سكے۔

جب رشتے كرنے والے دونوں مرد و عورت كو علم ہو كہ ان كی شادی كے نتیجہ ميں بیمار اور مرض كا شكار اولاد پيدا ہو گی تو ان كے ليے بہتر یہی ہے كہ وہ اس وقت شادی نہ كريں تا كہ متوقع خرابی پيدا نہ ہو، اور امت مسلمہ كو ضرر و نقصان كم ہو سكے، اور بیماری اور مريض اولاد كی ديكھ بھال ميں انہيں جو مصيبت و تنگی اٹھانا پڑے وہ اس

سے بھی محفوظ رہیں۔

لیکن جواز کے اعتبار سے اس طرح کے مرض کے شکار افراد کے لیے شادی کرنا صحیح اور جائز ہے، چنانچہ اس مرض کا شکار شخص صحیح فرد سے شادی کر سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ جب وہ قبول کر لے اور انہیں اولاد نہ پیدا کرنے پر متفق ہونے کا حق حاصل ہے۔

اور کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اس مرض کا دوسرے کے علم میں لائے بغیر شادی کرے، بلکہ اسے واضح کرنا ہو گا کیونکہ دھوکہ دینا اور چھپانا حرام ہے۔

واللہ اعلم .